قرآنی بیان

یتیموں کے حقوق

(سورۂ بقرۃ، آیت:83)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

25-April-2025

جمعة المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
25اپریل،2025ء (26شوال،1446ھ) کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

یتیموں کے حقوق

(سورۂ بقرۃ، آیت:83)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿..یتیم و مسکین کسے کہتے ہیں...؟	صفحہ:3
✿..سب سے بہترین گھر	صفحہ:6
✿..پیارے آقا نے یتیم کی مدد فرمائی	صفحہ:10
✿..یتیموں سے اچھے سلوک کی برکت (واقعہ)	صفحہ:16

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود پاک کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قسط: 2، صفحہ: 34، حدیث پاک نمبر 34 ہے:

مَنْ قَالَ: صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الرَّحْمَةِ وَاُلْقِیَ مَحَبَّتُهٗ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا یُبْغِضُهٗ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ نِفَاقٌ

ترجمہ: جو کہے: صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اس نے اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیے، اُس کی محبّت لوگوں کے دِلوں میں ڈال دی جائے گی اس سے بُغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دِل میں نِفاق ہو گا۔[1]

تم تھے خوش جب ربّ نے ہم کو خیرِ اُمّت کر دیا
رحمتِ عالَم ہمارے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام
خیرِ اُمّت کر کے اپنی رحمتوں میں دَھر لیا
صدقے تیرے ہیں پیارے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...کشف الغمہ، جلد: 1، صفحہ: 327۔

قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ (پارہ:1، البقرۃ:83)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رِشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)۔

یتیم و مسکین کسے کہتے ہیں...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:83 کا کچھ حصّہ سُننے کی سَعادت حاصِل کی، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ (پارہ:1، البقرۃ:83)

ترجَمۂ کنزُ العِرفان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رِشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)۔

وہ نابالغ بچہ جس کا والِد وفات پا جائے، اُسے یتیم کہتے ہیں[1] اور اتنا غریب شخص کہ کچھ بھی مال نہ رکھتا ہو، اُسے مسکین کہا جاتا ہے۔[2] آیتِ کریمہ میں حکم دیا گیا کہ سب سے پہلے ماں باپ کا حق ہے، لہٰذا اِن کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرو! پھر اِن کے واسطے سے جتنوں کے ساتھ رشتہ قائِم ہوا، مثلاً: ❁ بھائی ❁ بہن ❁ چچا ❁ تایا ❁ ماموں ❁ خالہ وغیرہ، اِن سب کے ساتھ نیک سلوک کرو! آخر میں فرمایا: یتیم اور مسکین خواہ تمہارے رشتے دار ہوں یا نہ ہوں، اِن سب کے ساتھ نیکی اور بھلائی سے پیش آیا کرو...!!

1 ...درمختار، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ للاقارب وغیرہم، جلد:10، صفحہ:416۔
2 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:10، صفحہ:246۔

(1):بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا

صحابیِ رسول حضرت اَبُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلسَّاعِی عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِینِ، کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، اَوْ کَالَّذِی یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ

ترجمہ:بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دُھوپ کرنے والا (مثلاً اِن کی مدد کے لیے کوشش کرنے والا) ❁راہِ خُدا میں لڑنے والا ❁یا دِن کو روزہ رکھنے ❁اور رات بھر عِبَادت کرنے والے کی طرح ہے۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! موازنہ دیکھئے کتنا خوبصُورت ہے...!! ایک طرف ہے راہ خُدا میں لڑنے والا، سارا دِن روزہ رکھنے والا، رات بھر عبادتیں کرنے والا، دوسری طرف وہ شخص جو مسکینوں، یتیموں کے لیے کوشش کرتا ہے، مثلاً ❁گلی میں کوئی یتیم بچہ ہے، اُس کی تعلیم کا خرچ اُٹھالیتا ہے، اُسے خُود سکول چھوڑنے جاتا ہے، لے کر آتا ہے ❁یتیم، مسکین کی خبر رکھتا ہے، اس کے کھانے، پینے اور دوا وغیرہ کا خیال کرتا ہے، اُس کی مدد کے لیے کوششوں میں لگا رہتا ہے، فرمایا: اُس یتیم و مسکین کے لیے کوشش کرنے والے کا درجہ ایسا ہی ہے جیسا راہِ خُدا میں لڑنے والے، دِن بھر روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کا ہے۔

آج کے دور میں ہم جیسے عوامی لوگوں کے لیے تو یہ ایک غنیمت ہے، اب فوج کا محکمہ الگ ہے، دُشمن سے لڑائی وغیرہ انہی کے ذِمَّے ہے، ہم جیسے عام لوگوں کو راہِ خُدا میں لڑنا

---

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب الساعی علی الارملۃ، صفحہ:1498، حدیث:6006۔

کہاں نصیب...!! مگر اِس کی جو فضیلتیں قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں...!! واہ سُبْحٰنَ اللہ! **حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا:** جنّت میں پہنچ کر وہاں سے واپس دُنیا میں آنے کی خواہش کوئی نہیں کرے گا، اگرچہ اس کو زمین پر موجود ہر چیز مل جائے، ہاں! جو راہِ خُدا میں لڑتے ہوئے شہید ہوا، وہ جنّت میں پہنچ کر بھی خواہش کرے گا کہ کاش! پھر دُنیا میں جاؤں، پھر راہِ خُدا میں لڑوں، پھر شہادت کا رُتبہ پاؤں۔[1]

یعنی راہِ خُدا میں لڑنے اور اس راہ میں شہید ہونے پر آخرت میں ایسے ایسے انعامات ملیں گے کہ شہید دوبارہ شہید ہونے کی خواہش کریں گے۔ مگر ہم جیسے عوامی لوگ جن کو راہِ خُدا میں لڑائی میسر ہی نہیں ہے، ہم کیا کریں...؟ فرمایا: یتیموں، مسکینوں کی مدد کرو! ان کی دیکھ بھال کے لیے کوشش کرو! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! راہِ خُدا میں لڑنے والے کا درجہ پالوگے۔ اللہ پاک توفیق بخشے، ہمیں یتیموں، مسکینوں، بے سہاروں کی مدد کے لیے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

جنّت میں بِلا حساب داخلہ

صِدّیقہ بنت صِدّیق، حضرت عائشہ صِدّیقہ، طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی چھوٹے (لاوارِث یا یتیم) بچے کو پالے، یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا شروع کر دے، اللہ پاک اس شخص سے حساب نہ لے گا۔[2]

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یاربّ! | ہو مغفِرت پئے سُلطانِ اَنبیا یاربّ!

---

1 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب تمنی المجاہد...الخ، صفحہ: 732، حدیث: 2817۔
2 ...مکارم الاخلاق للطبرانی، فضل تربیۃ المنبوذین والاخلاق...الخ، صفحہ: 353، حدیث: 110۔

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ! | پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ![1]

جنّت میں آقا کا پڑوس

حدیثِ پاک میں ہے، محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ

میں اور یتیم کی کِفالت کرنے والا جنّت میں یُوں ہوں گے (یہ کہہ کر آپ نے اپنی شہادت والی اور بیچ کی انگلی مبارَک کو مِلا دیا)۔[2]

سب سے بہترین گھر

ایک حدیث شریف میں فرمایا:

خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّحْسَنُ اِلَيْهِ

یعنی مسلمان گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے، جس میں یتیم ہو اور اُس کے ساتھ نیک سُلوک کیا جاتا ہو۔

وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّسَاءُ اِلَيْهِ

اور سب سے بُرا گھر وہ ہے، جس میں یتیم ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔

پھر فرمایا:

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ

یعنی میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں یُوں ہوں گے (جیسے یہ 2 انگلیاں ہیں، یہ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:82۔

2 ...ادب المفرد، باب خیر بیت فیہ یتیم...الخ، صفحہ:53، حدیث:137۔

فرما کر آپ نے اپنی 2 مبارَک انگلیاں ملا دیں۔[1]

اللہ! کرم اتنا گُنہ گار پہ فرما | جنّت میں پڑوسی مِرے آقا کا بنا دے[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے...!! اس سے پتا چلا: جو یتیم کی کفالت کرتا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اسے جنّت میں آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب ہو گا۔ جانتے ہیں یہ کتنی بڑی فضیلت ہے...؟ جنّت کا وہ درجہ جس میں انبیائے کرام تشریف فرما ہوں گے وہ **جنّتِ عَدَن** ہے، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام جنّت کے اسی درجہ میں تشریف فرما ہوں گے، جنّت میں آقا کا پڑوس ملنے کا مطلب یہ کہ جس شخص کو یہ سعادت ملے گی، وہ بھی جنّت کے اس درجے میں پہنچے گا، یُوں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جنّت میں جلوۂ مصطفےٰ کی زیارت کے مزے ملتے رہیں گے۔

اگر ہم تھوڑی سی تَوَجُّہ کریں تو ہمارے خاندان میں، دُور و نزدیک کے رشتے داروں میں، گلی محلے میں یتیم بچّے عموماً موجود ہوتے ہیں، اِن میں سے کسی ایک کا یا اللہ پاک نے ہمت دی ہے تو 2، 4، 10 بچوں کا خرچ (*Expense*) اپنے ذِمّے لے لیجیے! ماہانہ خرچ (*Monthly Expense*)، جوتی کپڑا، عید تہوار پر کچھ شاپنگ وغیرہ کرواتے رہا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! روزی میں برکت بھی ہو گی، ثواب بھی ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو **جنّت میں آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی** بننے کے حق دار بھی ہو جائیں گے۔

F.G.R.F کا ساتھ دیجئے!

آج کل فلسطین میں ہمارے مسلمان بھائی مشکلات کا شکار ہیں، ہزاروں لوگ شہید ہو

1 ...ادب المفرد، باب خیر بیت فیہ یتیم...الخ، صفحہ:53، حدیث:137۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:112۔

گئے، ہزاروں بے گھر ہو گئے، اللہ پاک عالَمِ اسلام کی خیر فرمائے، مسلمان جہاں جہاں مظلوم ہیں، اللہ پاک ان کی غیب سے مدد فرمائے، ظالموں پر قہر برسے...!!

فلسطین میں بھی اس وقت سینکڑوں یتیم بچے ہیں، جو ہماری طرف سے مدد کے مُنتظِر ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ❁ دعوتِ اسلامی کے ڈیپارٹمنٹ **FGRF** کی اِمدادی مُہمّات جاری ہیں ❁ غزّہ میں یتیموں ❁ بے گھروں ❁ بیچارے مظلوموں کی دیکھ بھال جاری ہے ❁ انہیں کھانا فراہم کیا جارہا ہے ❁ علاج معالجے کا بندوبست کیا جارہا ہے ❁ زخمیوں کی دیکھ بھال ہو رہی ہے ❁ راشن اور نقد رقم بھی پیش کی جارہی ہے، ایک بہترین کام کہ جو مسلمان غزّہ سے ہجرت کرکے اُردن کی طرف جارہے ہیں۔

غرض: کہنے کا مقصد یہ کہ غزّہ میں بھی اس وقت ہزاروں یتیم، مسکین موجود ہیں، ہمیں چاہئے کہ ان کی بھی مدد کریں، **FGRF** کے ذریعے آپ اپنی رقم، امدادی اشیا اَہلِ غزّہ تک پہنچا کر ثواب کما سکتے ہیں۔

غزّہ کا معاملہ تو اب پیش آیا، اس کے عِلاوہ بھی دعوتِ اسلامی **مَدَنی ہوم** کے نام سے یتیم خانے بنا رہی ہے۔ ان **مَدَنی ہومز** کے ذریعے یتیموں کی پرورش کی جائے گی، ان کی بہتر تعلیم و تربیت کا اہتمام ہو گا اور ان کے لیے اچھے روزگار کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ آپ بھی اس نیک کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجیے! اللہ پاک نے جتنی ہمّت توفیق عطا فرمائی ہے، اس کے مُطابق 2، 4، 10، 100، 200 یتیم بچوں کے ماہانہ اخراجات اپنے ذِمّے لے لیجیے! آپ کی دِی ہوئی رقم سے یتیموں کی کفالت ہوتی رہے گی، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ

النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یتیم کو گود لینے کی احتیاطیں

یہاں ایک وضاحت پیشِ نظر رکھئے! بعض دفعہ بے اَوْلاد حضرات یتیموں کو گود بھی لے لیتے ہیں۔ یہ اگرچہ جائز ہے، یتیم کی کفالت کا یہ بھی ایک انداز ہے، البتہ! اس میں 2 باتوں کی احتیاط کیجئے! (1): یتیم کو اپنی وَلدِیَّت مَت دیجئے! مثلاً ب فارم، شناختی کارڈ اور سکول وغیرہ کے ڈاکومنٹس میں اس کے والِد کی جگہ اپنا نام مَت لکھوائیے! کہ ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، (2): یہ یتیم بچہ جب بالغ ہو گا تو پردے کے مُعَاملات بھی ہوں گے، مثلاً جس عورت نے ماں بن کر اسے پالا، وہ اگر اس بچے کی نامحرم ہے تو اس سے بھی پردہ ہو گا۔[1]

مالِ یتیم مت کھائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! یتیم کی کفالت (یعنی اُس کی پرورش اپنے ذِمَّے لے لینا) بہت بڑی نیکی ہے، بڑی فضیلت کا کام ہے، البتہ! اِس میں یہ احتیاط ضَروری ہے کہ اس کا کوئی حق ضائع نہ ہو، یتیم کے والِد نے جو تَرکہ چھوڑا، اس میں سے کچھ بھی ناحق نہ کھائیں، اس کے مال کی پُوری امانت داری سے حفاظت کریں، جب وہ بڑا ہو جائے تو اُس کا مال اس کے حوالے کر دیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠(۱۰) (پارہ:4، النساء:10)

تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ

---

1 …دار الافتاء اہلسنت، فتوی نمبر: Har 5187۔

لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

یتیم کا مال ناحق کھانا کبیرہ گناہ اور سخت حرام ہے۔ قرآنِ پاک میں نہایت شدت کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا بیان کیا گیا ہے۔ یتیم کا مال کھانے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی باقاعدہ کسی بُری نیت سے کھائے تو ہی حرام ہے بلکہ آدمی کو اِس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ حرام کھا رہا ہے حالانکہ وہ یتیموں کا مال کھانے کے حرام فِعل میں مُلَوّث ہو جاتا ہے۔[1] جیسا کہ **تفسیر نُور العِرفان میں ہے:** جب میت کے یتیم وَارِث ہوں تو مالِ مُشْتَرَک میں سے اس کی فاتحہ تیجہ وغیرہ حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے بلکہ پہلے تقسیم کرو پھر کوئی بالغ وارث اپنے حصّہ سے یہ سارے کام کرے ورنہ جو بھی وہ کھائے گا دوزخ کی آگ کھائے گا۔ قیامت میں اس کے مُنہ سے دُھواں نکلے گا۔[2] **حدیث شریف میں ہے:** یتیم کا مال ظلماً کھانے والے قیامت میں اس طرح اُٹھیں گے کہ اُن کے مُنہ، کان اور ناک سے بلکہ اُن کی قبروں سے دُھواں اُٹھتا ہو گا، جس سے وہ پہچانے جائیں گے کہ یہ یتیموں کا مال ناحق کھانے والے ہیں۔[3]

پیارے آقا نے یتیم کی مدد فرمائی

روایات میں ہے: مکۂ مُکرّمہ میں ایک یتیم بچہ تھا، اِس اُمّت کے فِرعون یعنی مکہ پاک کے بہت بڑے کافِر ابو جہل نے اس یتیم کی پرورش کی ذِمَّہ داری اپنے سَر لے لی اور وہ سارا مال جو اس بچے کو وراثت میں ملا تھا، وہ بھی اپنے قبضے میں کر لیا۔

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ نساء، زیرِ آیت:10، جلد:2، صفحہ:153۔
2 ...تفسیر نور العرفان، پارہ:4، سورۂ نساء، زیرِ آیت:10، صفحہ:124۔
3 ...تفسیر در منثور، پارہ:4، سورۂ نساء، زیرِ آیت:10، جلد:2، صفحہ:443۔

اب چاہئے تو یہ تھا کہ ابوجہل اس یتیم بچے کی اچھے سے دیکھ بھال کرتا مگر یہ بدبخت کافِر تھا، اس کے دِل میں حرِص وہوَس بھری ہوئی تھی، اس نے یتیم کی پرورش کرنے کی بجائے، اُلٹا اُس کے ہی مال پر قبضہ جمالیا۔ ایک دِن وہ یتیم بچہ ننگے بدن اس کے پاس آیا اور اپنا مال اس سے مانگا، اس پر ابوجہل بدبخت نے بےچارے یتیم کو دھکے دے کر نکال دیا۔

اس پر قریش کے دوسرے سرداروں نے اس یتیم سے کہا: تم مُحَمَّد (مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس جاؤ! وہ تمہاری مدد کر دیں گے۔ قریش کے سرداروں نے تو یہ بات بطورِ مذاق کہی تھی، ان کا مقصد تھا کہ یہ یتیم بچہ مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے مدد مانگے گا، وہ اس کی مدد کر نہیں پائیں گے۔ مگر انہیں کیا معلوم...!! وہ رَبِّ کائنات کے مَحْبُوب ہیں، وہ ایک اَبْرُو کا اِشارہ ہی فرمادیں تو دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو سکتی ہے۔

غم و رَنج واَلَم اور سب بلاؤں کامَدَاوا ہو | اگر وہ گیسوؤں والا مرا دِلدار ہو جائے
اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج بر آمد ہو | اُٹھے اُنگلی تو مَہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے[(1)]

جن کے اشارے سے ڈوبا سُورج پلٹ آئے، انگلی اُٹھائیں تو چاند 2 ٹکڑے ہو جائے، کیا ان کے چاہے سے ایک یتیم بچے کا دُکھ دُور نہیں ہو سکے گا مگر غیر مسلم کیا جانیں حبیبِ خُدا کا مقام...!!

خیر! وہی یتیم بچہ دوجہاں کے تاجدار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور اپنی فریاد پیش کی۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس بچے کو ساتھ لیا اور فوراً اَبُوجہل کے گھر تشریف لے گئے۔ قریش کے سردار تو یہ خیال

1 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 172 و 174 ملتقطاً۔

کر رہے تھے کہ ابو جہل اکڑ دِکھائے گا، مَعَاذَ اللہ! رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ گستاخانہ رَوِیّہ اختیار کرے گا مگر یہ کیا...!! ابو جہل نے جیسے سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو ادب سے مرحبا کہہ کر آپ کا استقبال کیا اور فوراً ہی یتیم کا مال لا کر اس کے حوالے کر دیا۔

یہ دیکھ کر قریش کے لوگ حیران رہ گئے، جب انہوں نے ابو جہل سے ماجرا پوچھا تو وہ بولا: خدا کی قسم! میں نے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں اور بائیں ایک نیزہ دیکھا، مجھے یہ ڈر لگا کہ اگر میں نے ان کی بات نہ مانی تو یہ نیزہ مجھے پھاڑ ڈالے گا۔[1]

مُعطیِ مطلب تمہارا ہر اِشارہ ہو گیا	جب اِشارہ ہو گیا، مطلب ہمارا ہو گیا
ڈوبتوں کا یانبی کہتے ہی بیڑا پار تھا	غم کِنارے ہو گئے، پیدا کِنارہ ہو گیا
نام تیرا، ذِکر تیرا، تُو، ترا پیارا خیال	ناتوانوں، بے سہاروں کا سہارا ہو گیا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یتیم کو کھانا کھلانا

پیارے اسلامی بھائیو! یتیموں کو کھانا کھلانا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:**

جو یتیم کو کھانے پینے میں ساتھ مِلائے، اللہ پاک ضَرور اُس کے لیے جنّت واجِب فرما دیتا ہے۔[3]

ہم اگر یتیم کی کفالت نہیں کرسکتے یعنی اس کا مکمل خرچ نہیں اُٹھاسکتے تو یہ کام کر لیں، اس کو ایک 2 وقت کا کھانا ہی کھلا دیا کریں، کبھی کبھی؛ ہفتے بعد، مہینے بعد یتیم بچے کی دعوت

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:30، سورۂ ماعون، زیرِ آیت:1، جلد:11، صفحہ:301 مفصلاً۔

2 ... ذوقِ نعت، صفحہ:74 ملتقطاً۔

3 ... مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، جلد:2، جز:3، صفحہ:214، حدیث:4975۔

کر لیجئے! اسے اپنے گھر بُلائیے! ہو سکے تو اچھے اچھے کھانے بنوائیے! یتیم کو کھلائیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب کا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

یتیم کی بارگاہِ رسالت میں حاضری

حدیث شریف میں ہے: ایک مرتبہ ایک یتیم بچہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو۔ میں ایک یتیم مسکین لڑکا ہوں، میرے ساتھ میری بُوڑھی وَالِدہ ہے، جو کچھ اللہ پاک نے آپ کو عطا فرمایا ہے، اس میں سے تھوڑا ہمیں بھی عطا فرمائیں، اللہ پاک آپ کی رضا چاہتا ہے، یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں۔

اس یتیم کا اتنا پیارا کلام سُن کر محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم فرشتوں کی زبان میں کلام کرتے ہو، اپنی بات دوبارہ کہو...!! اس نے اپنی بات دہرائی۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ایک برتن عطا کیا اور فرمایا: اس میں تمہارے اور تمہاری والدہ کے لیے دوپہر اور شام کا کھانا ہے، یہ لے جاؤ! میں اِس کھانے میں برکت کی دُعا کرتا رہوں گا۔

وہ یتیم بچہ کھانا لے کر واپس ہوا، مسجد کے دروازے پر پہنچا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ملے، آپ نے شفقت کے ساتھ اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوگئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے سعد...!! جس جس بال پر تمہارا ہاتھ گزرا، اس کے بدلے تمہارے لیے ایک نیکی ہے۔[1]

(1)... مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فصل التکفل بامر الایام، صفحہ:352، حدیث:109 خلاصۃً۔

سر پر ہاتھ پھیریئے!

میرے اور آپ کے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ مَّسَحَ عَلٰی رَاْسِ یَتِیْمٍ رَّحْمَۃً کَتَبَ اللہُ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مَّرَّتْ عَلَیْھَا یَدُہٗ حَسَنَۃً، وَمَحَا عَنْہُ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ سَیِّئَۃً، وَرَفَعَ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ دَرَجَۃً

جس نے پیار سے یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا، وہ بال جن پر اُس کا ہاتھ گزرا، ہر ہر بال کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی، ہر بال کے بدلے ایک گُناہ مٹایا جائے گا اور ہر بال کے بدلے ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت، مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے عزیز یا اَجنبی یتیم کے سر پر محبّت و شفقت کا ہاتھ پھیرے، یہ محبّت صرف اللہ پاک و رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی رضا کے لیے ہو تو ہر بال کے بدلے اسے نیکی ملے گی۔ یہ ثواب تو خالی ہاتھ پھیرنے کا ہے ❁ جو اس پر مال خرچ کرے ❁ اس کی خدمت کرے ❁ اسے تعلیم و تربیت دے سوچ لو کہ اس کا ثواب کتنا ہو گا۔[2]

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا طریقہ

جب بھی کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا ہو تو سر کے پیچھے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے آگے کی طرف لے آیئے جیسا کہ **حدیثِ پاک میں ہے:** لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور جب اس کا باپ ہو (یعنی بچہ یتیم نہ ہو) تو ہاتھ پھیرنے میں

1... تنبیہ الغافلین، باب الاحسان الی الیتیم، صفحہ:200۔

2... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:562۔

گردن کی طرف لے جائے۔[1]

دِل کی سختی کا عِلاج

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے دِل کی سختی دُور ہوتی اور حاجتیں بھی پوری ہوتی ہیں۔ حضرت اَبُودَرْدَا رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اَور دِل کی سختی کی شکایت کی (کہ میرا دِل سخت ہو گیا ہے، اس کا عِلاج اِرْشاد ہو جائے)۔ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

وَامْسَحْ بِرَاْسِهٖ، وَاَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُلِيْنُ قَلْبَكَ، وَتَقْدِرُ عَلٰى حَاجَتِكَ

اس (یتیم) کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایا کر تو بے شک ایسا کرنے سے تیرا دِل نرم ہو گا اور حاجتیں پوری ہوں گی۔[2]

یتیم کو خوش کرنا

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بیشک جب یتیم کو مارا جائے تو اس کے رونے کے سبب عرشِ اِلٰہی کانپ جاتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: اے فرشتو...!! یتیم کو کس نے رُلایا...؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے اللہ پاک! ہمیں نہیں معلوم۔ ارشاد ہوتا ہے: گواہ ہو جاؤ...!! جو اس (روتے ہوئے یتیم) کو خُوش کرے گا، میں روزِ

1 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:351، حدیث:1279۔
2 ... مصنف عبد الرزاق، باب اصحاب الاموال، جلد:10، صفحہ:135، حدیث:20198۔

قیامت اسے نعمتیں عطا فرما کر راضی کروں گا۔[1]

اَللہُ اَکبر...!! کیسی شان والی بات ہے ❁ آج یتیموں کا دِل خوش کیجئے! ❁ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اِن سے پیار کیجئے! ❁ ان کا دِل لبھائیے! ❁ ان کی پسند کی چیزیں انہیں کھلائیے! ❁ ان کی کفالت فرمائیے! ❁ ان کے جائز اَرمان پُورے فرمائیے! کل روزِ قیامت جب نفسی نفسی کا عالَم ہو گا، ہر کسی کو اپنی ہی فِکْر ہو گی، ماں اِکلوتے کو چھوڑے گی، باپ بیٹے سے ہاتھ چھڑائے گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہو گا، ایسے غضب کے دِن اللہ پاک اپنی نعمتیں عطا فرمائے گا، یتیم کو خوش کرنے والے کو اللہ پاک خوش کر دے گا۔

یتیموں سے اچھے سلوک کی برکت

ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں ابتدائی زندگی میں شراب کا عادی اور گُناہ گار تھا، میں نے ایک دن کسی یتیم کو دیکھا تو اس سے نہایت اچھا برتاؤ کیا جیسے باپ اپنے بیٹے سے کرتا ہے بلکہ اِس سے بھی عمدہ سُلُوک کیا۔ جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ جہنم کے فرشتے انتہائی بے دردی سے مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں، اسی دوران اچانک وہ یتیم درمیان میں آگیا اور کہنے لگا: اسے چھوڑ دو تاکہ میں ربِّ کریم سے اس کے بارے میں گفتگو کر لوں مگر انہوں نے اِنکار کر دیا، تب غیب سے آواز آئی: اسے چھوڑ دو! ہم نے اِس یتیم پر رحم کرنے کی وجہ سے اِسے بخش دیا ہے، پھر میں جاگ پڑا اَور اسی دن سے میں یتیموں کے ساتھ انتہائی باوقار سُلُوک کرتا ہوں۔[2]

---

1 ...تنبیہ الغافلین، باب الاحسان الی الیتیم، صفحہ: 201۔
2 ...مکاشفۃ القلوب، باب فی الاحسان الی الیتیم واجتناب الظلم، صفحہ: 343۔

دُعائے معروف کرخی کی برکات

حضرت خواجہ سَری سَقَطِی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عِید کا دِن تھا، میں نمازِ عید پڑھ کر واپس لوٹ رہا تھا تو میں نے اپنے وقت کے مشہور ولیٔ کامِل حضرت مَعْرُوف کرخی رَحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھا، آپ کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور مسلسل روئے جا رہا تھا۔ میں آگے بڑھا، ولیٔ کامِل کی خدمت میں سلام عرض کیا اور پوچھا: یا سَیِّدِی! کیا ہوا؟ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟ فرمایا: یہ ایک یتیم بچہ ہے، اس کے والِد کا انتقال ہو گیا، اس کا کوئی سہارا نہیں، ایک جگہ چند بچے مل کر اَخْرُوٹ کے ساتھ کھیل رہے تھے مگر اس کے پاس رقم نہیں ہے، لہٰذا یہ اَخْرُوٹ نہیں خرید سکتا، اس لیے یہ ایک طرف کھڑا رو رہا تھا، اس لیے میں اسے اپنے ساتھ لے آیا۔

حضرت سَری سَقَطِی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: عالی جاہ! یہ بچہ میرے حوالے کر دیجئے! میں اس کی دیکھ بھال کرتا ہوں۔ حضرت مَعْرُوف کرخی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے وہ بچہ میرے حوالے کیا اور ساتھ ہی دُعا دیتے ہوئے فرمایا: چلو! اسے پکڑ لو! اللہ پاک اس نیک کام کی بَرَکت سے تمہارا دِل ایمان سے بھر دے اور تمہیں اپنے راستے کی ظاہِری وباطنی پہچان نصیب فرمائے۔

فرماتے ہیں: میں اس بچے کو لے کر بازار گیا، اسے نئے کپڑے دِلوائے، اسے اَخْرُوٹ بھی خرید کر دیئے، اس نے عِید کا دِن خوشی خوشی دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے گزارا، جب وہ میرے پاس لوٹ کر آیا تو بہت خوش تھا، میں نے پوچھا: بتاؤ! عِید کا دِن کیسا گزرا؟ بچے نے خوشی سے کہا: آپ نے میرے ٹوٹے ہوئے دِل کو جوڑا، اللہ پاک آپ کے لیے اپنی مَعْرِفت (یعنی پہچان) کا راستہ آسان فرمادے۔ حضرت سَری سَقَطِی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اس بچے کی اتنی پیاری دُعا سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میری عِید کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ٹوٹے ہوئے دِل کو جوڑنے، کسی دُکھی کے دِل میں خوشی داخِل کرنے کی بات ہی کچھ نِرالی ہے، اس نیک عَمَل پر جو خوشی نصیب ہوتی ہے، وہ کہیں سے خریدی نہیں جاسکتی، یہ وہ لاجواب خوشی ہے جو بڑے بڑے محلّات میں نہیں ملتی، صِرف کسی غریب یتیم کا سہارا بننے سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں یتیموں، مسکینوں، بے سہاروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے، ان کے کام آنے، ان کی دیکھ بھال رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے بہت ہی پیاری موبائل اپلی کیشن لانچ کی ہے، جس کا نام ہے: ***Mahanama Faizan e Madina***: **ماہنامہ فیضان مدینہ**۔ اس اپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (***Options***) موجود ہیں: ❁ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی پی ڈی ایف فائلز (***PDF Files***) ❁ تمام ماہناموں کے مضامین (***Articles***) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی اور شیئر بھی کیا جاسکتا ہے ❁ سرچ آپشن (***Search option***) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کر کے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❁ تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ (***Download***) کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ذکر معروف کرخی، صفحہ: 242-243 خلاصۃً۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: حج فرض ہوگیا، اب دَیر کرنا جائز نہیں، گُناہ ہے۔

وضاحت: مُعاشرے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے، کہتے ہیں: جس کی بیٹیاں جوان ہوں، جب تک ان کی شادی نہ کرلے، حج نہیں کر سکتا۔ یہ غلط مشہور ہے۔ یاد رکھ لیجئے! حج فِی الْفَوْر فرض ہے، یعنی جس سال فرض ہوا، اسی سال حج کو چلا جائے، اِس میں دَیر کرنا گُناہ ہے۔[1] بچیوں کی شادِیاں اور دُنیوی کام وغیرہ اِس کے لئے عُذر نہیں ہیں۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روحانی علاج (وظیفہ)

یَا مُعِیْدُ

اکثر بیمار رہنے والا ہر وقت یَا مُعِیْدُ پڑھتا رہے، اللہ رَبُّ الْعِزَّت صحّت عنایت فرمائے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد:1، حصہ:6، صفحہ:1036 خلاصۃً۔
2 ... بیمار عابد، صفحہ:39۔